Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ الفضل ربوہ
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
فون: ۴۴۹
ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد ۴۳/۷۸ نمبر ۲۳۵ | بدھ ۳۔ جمادی الاول ۱۴۱۴ھ، ۲۰۔ اخاء ۱۳۷۲ ہش، ۲۰۔ اکتوبر ۱۹۹۳ء

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

سنو! وہ دعا جس کے لئے (مجھے پکارو میں جواب دوں گا) فرمایا ہے۔ اس کے لئے یہی سچی روح مطلوب ہے۔ اگر اس تضرع اور خشوع میں حقیقت کی روح نہیں، تو وہ ٹیں ٹیں سے کم نہیں ہے۔ پھر کوئی کہہ سکتا ہے کہ اسباب کی رعایت ضروری نہیں ہے۔ یہ ایک غلط فہمی ہے۔ شریعت نے اسباب کو منع نہیں کیا ہے اور سچ پوچھو تو کیا دعا اسباب نہیں؟ یا اسباب دعا نہیں؟ تلاش اسباب بجائے خود ایک دعا ہے۔ اور دعا بجائے خود عظیم الشان اسباب کا چشمہ ہے۔ انسان کی ظاہری بناوٹ، اس کے دو ہاتھ دو پاؤں کی ساخت ایک دوسرے کی امداد کا ایک قدرتی راہنما ہے۔ جب یہ نظارہ خود انسان میں موجود ہے۔ پھر کس قدر حیرت اور تعجب کی بات ہے کہ وہ (نیکی اور تقویٰ میں تعاون کرو) کے معنے سمجھنے میں مشکلات کو دیکھے۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ ۱۰۷)

ماضی کے بزرگوں کی قربانیوں کی برکات

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

ایک خاتون نے امریکہ سے مجھ خط لکھا کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ آپ کہہ رہے ہیں کہ میری والدہ نے دودھ میں نہلایا ہے اور پھر یہ خیال کر کے کہ میں اپنے متعلق نہ سمجھ لوں۔ کہا کہ مجھے دودھ میں نہلایا ہے۔ اس کی میں نے تعبیر کی اور تعبیر یہی تھی کہ اللہ تعالیٰ مجھے یاد کرا رہا ہے کہ تمہیں اگر کوئی توفیق مل رہی ہے تو اس میں (وفات یافتہ) بزرگوں کی دعاؤں کا دخل ہے اور انہیں دعاؤں کو قبول کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ صرف اگلی نسلوں کو نہیں بلکہ بعض دفعہ پشت در پشت۔ سات سات پشتوں تک ان دعاؤں کے فیض پہنچاتا رہتا ہے۔ یہ میں آپ کو اس لئے یاد کراتا رہتا ہوں کہ ان بزرگوں کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں جب ہم بہت ہی عظیم قربانیاں کر رہے ہوں تو ہمارے اندر یہ تکبر نہیں پیدا ہونا چاہئے کہ ہم بہت بڑے ہو گئے ہیں۔ بلکہ ان قربانیوں کے نتیجہ میں یہ پھل لگ رہے ہیں جو اس وقت بہت چھوٹی دکھائی دیتی تھیں لیکن اپنی اندرونی قوت کے لحاظ سے وہ خدا تعالیٰ کے فضل سے بہت ہی بڑی اور عظیم قربانیاں تھیں حضرت (امام جماعت الثانی) نے بارہا خطبات میں ان ابتدائی قربانی کرنے والوں کے ذکر کئے ہیں جن کے پاس کچھ نہیں ہوتا تھا وہ اپنی کوئی چیز اٹھا لایا کرتے تھے۔ کوئی کپڑا اٹھا لائے۔ کوئی عورت بیچاری بکری لے آئی۔ کسی کے پاس اور کچھ نہیں تھا تو گھر کا ایک برتن اٹھا لائی کہ میرے پاس یہی کچھ ہے اور کچھ نہیں ہے اسی کو قبول فرمائیں۔ اسی زمانے میں حضرت (امام جماعت الثانی) نے پتہ نہیں قبول فرمایا یا کس رنگ میں دلداری کی مگر میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ آسمان کے خدا نے ان قربانیوں کو ضرور قبول فرمایا ہے اور آج جو ساری دنیا میں جماعت احمدیہ کے مرد اور عورتیں اور بچے دینی قربانیوں میں آگے بڑھتے چلے جا رہے ہیں تو میرا تو یہ کامل یقین ہے کہ اس میں ان ابتدائی قربانی کرنے والوں کی قربانیوں کا بھی دخل ہے اور ان قربانی نہ کر سکنے والوں کی حسرتوں کا بھی دخل ہے۔ حسرتوں کو بھی خدا قبول فرماتا ہے.....

پس ہماری آج کی ترقیات میں جو ہم ۵۶ سال کے بعد خدا تعالیٰ کے فضل سے دنیا بھر میں دیکھ رہے ہیں اور جماعت احمدیہ ایک عظیم الشان درخت ہی نہیں بلکہ بے شمار عظیم الشان درختوں میں تبدیل ہوتی جا رہی ہے تو یاد رکھیں کہ ان میں اول نسل کے

باقی ص ۷ پر

محترمہ بینظیر بھٹو وزیر اعظم منتخب ہو گئیں

پاکستان پیپلز پارٹی کی شریک چیئر پرسن محترمہ بے نظیر بھٹو کو قومی اسمبلی نے واضح اکثریت سے اپنا قائد منتخب کر لیا ہے۔ اس طرح سے وہ ایک دفعہ پھر پاکستان کے وزیر اعظم کے مرتبہ پر فائز ہو گئی ہیں۔ قومی اسمبلی میں جو ووٹنگ ہوئی اس میں محترمہ بے نظیر بھٹو کو ۱۲۱ اور میاں نواز شریف کو ۷۲ ووٹ ملے۔ اس طرح محترمہ کو ۴۹ ووٹوں کی برتری حاصل ہوئی۔

قائد ایوان منتخب ہونے کے بعد محترمہ نے کہا کہ یہ لمحہ اللہ تعالیٰ کے شکر کا لمحہ ہے۔ یہ لمحہ ایوان کے اراکین کا لمحہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ عوام شدید معاشی بحران کا شکار ہیں عوام تبدیلی چاہتے ہیں۔ نظام کی تبدیلی ضروری ہے یہ ضرور آئے گی۔ ہم آج اسی لمحے سے اس کام کے لئے محنت شروع کریں گے۔ انہوں نے اپوزیشن کو دعوت دی کہ آئیں اور ہم سب مل کر پاکستان کی تاریخ کا نیا باب لکھیں۔

قائد حزب اختلاف میاں محمد نواز شریف نے جوابی تقریر میں محترمہ کو مبارکباد پیش کی اور اپوزیشن کی طرف سے ہر ممکن تعاون کا یقین دلایا۔

دوکانات بلال مارکیٹ

ونگ ۲

○ احباب جماعت کی اطلاع کے لئے عرض ہے کہ بلال مارکیٹ نزد ریلوے کراسنگ اقصیٰ روڈ میں دوکانوں کی بکنگ آخری مراحل میں ہے۔ ضرورت مند احباب جماعت جو بلال مارکیٹ میں دوکان حاصل کرنے کے خواہش مند ہوں دفتر صدر عمومی سے فوری رابطہ کریں۔

(صدر عمومی)
لوکل انجمن احمدیہ ربوہ

درخواست دعا

○ مکرم چوہدری محمد طفیل صاحب (لاہور) ابن مکرم ماسٹر چراغ محمد صاحب آف کھارا سخت بیمار ہیں اور حالت تشویش ناک قسم کی ہے۔ خوراک بھی نہیں لے رہے۔ ان کی صحت کاملہ کے لئے عاجزانہ درخواست دعا ہے۔

ایمان کا سرچشمہ اور اس کی ابتدا اللہ پر یقین سے شروع ہوتی ہے
(حضرت امام جماعت احمدیہ الاول)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ

قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

۲۰ / اخاء ۱۳۷۲ ہش   ۲۰ / اکتوبر ۱۹۹۳ء

مشعل راہ

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ پر سلامتی نازل فرماتا رہے۔ فرماتے ہیں۔ ۱۔ اصل بات یہ ہے کہ رزق دو قسم کے ہوتے ہیں۔ ایک ابتلاء کے طور پر' دوسرے اصطفاء کے طور پر۔ رزق ابتلا کے طور پر تو وہ رزق ہے جس کو اللہ سے واسطہ نہیں رہتا بلکہ یہ رزق انسان کو اللہ تعالیٰ سے دور کرتا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ اس کو ہلاک کردیتا ہے۔ اسی طرف اللہ تعالیٰ نے اشارہ کرکے فرمایا ہے "تمہارے مال تم کو ہلاک نہ کردیں" اور رزق اصطفاء کے طور پر وہ ہوتا ہے جو خدا کے لئے ہو۔ ایسے لوگوں کا متولی خدا ہو جاتا ہے۔ اور جو کچھ ان کے پاس ہوتا ہے وہ اس کو خدا ہی کا سمجھتے ہیں اور اپنے عمل سے ثابت کردکھاتے ہیں۔

۲۔ اخلاقی حالت ایسی درست ہو کہ کسی کو نیک نیتی سے سمجھانا اور غلطی سے آگاہ کرنا ایسے وقت پر ہو کہ اسے برا معلوم نہ ہو۔ کسی کو استخفاف کی نظر سے نہ دیکھا جائے۔ دل شکنی نہ کی جائے۔ جماعت میں باہم جھگڑے فساد نہ ہوں۔ دینی غریب بھائیوں کو کبھی حقارت کی نگاہ سے نہ دیکھو۔

۳۔ میں سچ کہتا ہوں کہ اگر اللہ تعالیٰ کے حضور ہماری چلاہٹ ایسی ہی اضطراری ہو تو وہ اس کے فضل اور رحمت کو جوش دلاتی ہے اور اس کو کھینچ لاتی ہے اور میں اپنے تجربہ کی بناء پر کہتا ہوں کہ خدا کے فضل اور رحمت کو جو قبولیت دعا کی صورت میں آتا ہے میں نے اپنی طرف کھینچتے ہوئے محسوس کیا ہے بلکہ میں تو یہ کہوں گا کہ دیکھا ہے۔

۴۔ تم اس بات کو سمجھ لو کہ تمہارے پیدا کرنے سے خدا تعالیٰ کی غرض یہ ہے کہ تم اس کی عبادت کرو اور اس کے لئے بن جاؤ۔ دنیا تمہاری مقصود بالذات نہ ہو۔

۵۔ دین تو چاہتا ہے کہ مصاحبت ہو۔ پھر مصاحبت سے گریز ہو تو دینداری کے حصول کی امید کیوں رکھتا ہے۔ ہم نے بار بار اپنے دوستوں کو نصیحت کی ہے اور پھر کہتے ہیں کہ وہ بار بار یہاں آکر رہیں اور فائدہ اٹھائیں۔

کچھ تو آلودگی ہوئی ہے کم
کچھ تو نکھری ہے اب وطن کی فضاء
اب تعاون کی راہ پر چل کر
ڈھونڈنے جا رہے ہیں اپنا پتہ

ابوالاقبال

○

ہمارے عشق پہ اب ضابطوں کے پہرے ہیں
عدالتیں ہیں' شکایات ہیں' کٹہرے ہیں

میں تیرے حسن کے جلووں کی بات کس سے کہوں
کہ کچھ تو اندھے ہیں اور کچھ یہاں پہ بہرے ہیں

بیان کے ہیں یہ مرہون اور نہ لفظوں کے
مرے حبیب یہ جذبات اتنے گہرے ہیں

جو تیرے عشق میں مدہوش ہیں وہ دیوانے
گناہ گار عدالت میں آج ٹھہرے ہیں

میں جانتا ہوں سدا یوں نہ ظلمتیں ہونگی
وہ دن جو بعد میں آنے ہیں وہ سنہرے ہیں

بھلا رکے ہیں کبھی سیل تند تنکوں سے
نہ جاؤ سطح پہ' پانی بہت یہ گہرے ہیں

زباں پہ مُہر لگی ہے تو کیا ہوا طاہر
نہ ہوں میں گونگا' نہ احباب میرے بہرے ہیں

طاہر عارف

یتامیٰ کمیٹی دارالضیافت ربوہ

حضور انور کے منصوبہ "کفالت یکصد یتامیٰ" کے بارے میں ضروری اعلانات

۱۔ امانت یکصد یتامیٰ

جو دوست یتامیٰ کی خبرگیری اور کفالت کے خواہش مند ہوں وہ ایک یتیم کی کفالت کے جملہ اخراجات ادا کرکے اس بابرکت تحریک میں شامل ہوسکتے ہیں۔ مستحق یتیم بچوں پر عمر اور تعلیم کی ضرورت کے لحاظ سے تین صد روپیہ ماہوار سے سات صد روپیہ تک ماہوار خرچ کا اندازہ ہے۔ آپ اپنی اس خواہش اور مالی وسعت کے لحاظ سے جو رقم بھی باقاعدہ ماہوار مقرر کرنا چاہیں کمیٹی کو اس کی اطلاع کردیں۔ اس غرض کے لئے اپنی رقوم امانت "یکصد یتامیٰ" خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں براہ راست یا مقامی انتظامیہ جماعت کی وساطت سے جمع کروانا شروع کردیں۔

۲۔ مستحق یتامیٰ یا ان کے ورثا توجہ فرمادیں

حضور انور کے ارشاد کے تحت امانت "کفالت یکصد یتامیٰ" سے ایسے مستحق یتامیٰ کو وظائف دینے کا انتظام ہے جو اپنی پرورش، تعلیم اور مستقبل کی اٹھان کے لئے سلسلہ کی طرف سے مدد لینے کے خواہاں ہوں۔ ایسے بچوں کی والدہ یا ورثاء یتامیٰ کمیٹی کو اطلاع دیں تا ان کے لئے وظائف کا انتظام کیا جاسکے۔

امراء اضلاع و مربیان کرام کی خدمت میں بھی گزارش ہے کہ جماعت میں سے ایسے گھرانوں کی نشان دہی کرکے یتامیٰ کمیٹی کا ہاتھ بٹائیں تا ان کی مدد کا مستقل انتظام کیا جاسکے۔

سیکرٹری یتامیٰ کمیٹی

دارالضیافت' ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چوہدری ظہور احمد

کشمیر کی کہانی

فروری ۱۹۳۲ء کے اواخر میں ایک خبر رساں ایجنسی نے اخبارات میں مڈلٹن رپورٹ کا خلاصہ شائع کروایا۔ جس سے مسلمانوں میں سخت مایوسی پھیل گئی۔ ایسوسی ایٹڈ پریس جس نے اس کی اشاعت کا انتظام کرایا تھا وہ ریاست کے زیر اثر تھی۔ اس سے کسی خیر کی توقع بھی نہ ہو سکتی تھی صدر محترم آل انڈیا کشمیر کمیٹی کو گو یقین تھا کہ بد دیانتی سے کام لیا گیا ہے تاہم آپ نے فوراً دہلی میں کمیٹی کا اجلاس بلایا۔ ۲۔ مارچ ۱۹۳۲ء کو سوس ہوٹل میں میٹنگ ہوئی جس میں غور و فکر کے بعد کئی قرار دادیں منظور ہوئیں۔ ایک قرارداد یہ تھی۔

"مڈلٹن رپورٹ کے اس اقتباس سے جو ایسوسی ایٹڈ پریس نے شائع کیا ہے پایا جاتا ہے کہ ڈوگرہ مظالم کے متعلق رپورٹ غیر منصفانہ اور اس شہادت کے خلاف ہے جو کمیشن کے روبرو پیش کی گئی۔ رپورٹ میں ڈوگرہ مظالم پر پردہ ڈالنے کی کوشش کی گئی ہے جس نے مسلمانوں کے زخموں پر نمک پاشی کا کام کیا ہے اور ڈوگروں کو مسلمانوں پر ظلم و ستم کرنے کی جرأت دلائی ہے۔ رپورٹ کا ملخص جو اخبارات میں شائع ہوا ہے اس سے ایسے لوگوں کا اعتماد بھی متزلزل ہو گیا ہے جو برطانوی حکومت کے ہاتھ سے انصاف و عدل کی امید لگائے بیٹھے تھے۔

اس اثناء میں کمیٹی کے مطالبہ پر ریاست کی طرف سے رپورٹ کی ایک نقل صدر کمیٹی کو مہیا کر دی گئی۔ آپ نے ۵۔ مارچ کو دہلی میں پھر اجلاس بلایا جس میں یہ فیصلہ ہوا کہ چوہدری محمد ظفراللہ خان کی سرکردگی میں ایک سب کمیٹی رپورٹ کا بنظر غائر مطالعہ کرنے کے بعد کمیٹی میں اپنے تاثرات پیش کرے۔

رپورٹ پر تبصرہ

اسی روز جناب صدر صاحب نے ایک بیان اخبارات میں اشاعت کی غرض سے دیا جس میں فرمایا:۔

"اب مجھے اس کی ایک کاپی ملی ہے۔ جس کے مطالعہ کے بعد میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ اخبارات میں جو اس کا خلاصہ شائع ہوا ہے وہ سخت گمراہ کن اور اصل حالات کے خلاف ہے"۔

پھر فرمایا:۔

"رپورٹ کے مطالعہ سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ ایسوسی ایٹڈ پریس نے اس کا جو خلاصہ شائع کیا ہے وہ مسٹر مڈلٹن کے ساتھ صریح ناانصافی ہے۔ اگرچہ مسلمانوں کے ساتھ پورا پورا انصاف بھی نہیں کیا گیا لیکن یہ امر واضح ہے کہ رپورٹ ایسی بری نہیں۔ جیسا کہ خلاصہ سے معلوم ہوتی تھی اس میں کوئی ایسی بات نہیں جس سے معلوم ہو کہ اس میں من حیث القوم مسلمانوں کی تحقیر کی گئی ہے۔ خلاصہ فی الواقعہ گمراہ کن تھا اور کوئی لفظ یہاں سے اور کوئی وہاں سے لے کر جوڑ دیا گیا تھا"

ذمہ داری ریاستی حکام پر

رپورٹ کے مکمل متن سے ثابت ہو گیا ہے کہ

صدائے حق نہیں دبتی کبھی غوغائے باطل سے
سیاہ کفر کی گرچہ نظر آئے فراوانی

مسٹر مڈلٹن نے ریاست کے سول اور ملٹری افسروں کے افسوس ناک رویہ کا ذکر اپنی رپورٹ میں اس طرح کیا ہے۔

"اگر حکام ضروری احتیاطی تدابیر اختیار کرتے اور مضبوطی سے صورت حالات کا مقابلہ کرتے تو معاملہ قابو سے باہر نہ ہو جاتا"

"ہر ایک حاکم ذمہ داری کو اپنے اوپر لینے سے کتراتا رہا اور عین مشکل کے وقت ہر افسر اپنے بڑے افسر کے پاس جا کر آرڈر لینے کی کوشش کرتا رہا"

"اس معاملہ سے صاف ظاہر ہے کہ ان حکام کو اپنی ذمہ داری کا پوری طرح احساس نہ تھا۔ اور نہ انہیں اپنے فیصلوں پر اعتماد تھا"

ریاستی فوج کی جانبداری

ریاستی فوج کے متعلق مسٹر مڈلٹن نے تحریر کیا کہ جموں میں قتل و غارت ہوئی تو فساد کے وقت فوج فوراً موقعہ پر پہنچ گئی جس نے مسمانوں کو تو منتشر کر دیا اور ہندوؤں کو کھلے بندوں چھوڑ دیا گیا۔ جنہوں نے جتھے بنا کر اکا دکا مسلمانوں پر حملہ کرنا شروع کر دیا۔ اور مسلمانوں کی دوکانوں کو فوج کی موجودگی میں لوٹنا شروع کر دیا۔ ہندو مسلمانوں کو تباہ و برباد کر رہے تھے لیکن فوجی سپاہی پاس کھڑے دیکھتے رہے۔ اگرچہ بعد میں فوج کو شہر کے مختلف حصوں میں متعین کر دیا گیا لیکن ہندوؤں کی چیرہ دستیاں کئی دنوں تک بدستور جاری رہیں۔

محکمہ پولیس میں اندھیر نگری

پولیس جو ملک میں امن قائم رکھنے بدامنی کو روکنے' اور رعایا کے ہر فرد کی جان مال اور عزت و آبرو کے تحفظ کے لئے مقرر کی جاتی ہے اس کے متعلق مسٹر مڈلٹن کے یہ الفاظ بہت اہمیت کے حامل ہیں: وہ اپنی رپورٹ میں تجویز کرتے ہیں۔

"محکمہ پولیس کی حالت بہت افسوس ناک ہے۔ ضرورت ہے کہ اس محکمہ کو نئے سرے سے باقاعدہ منظم کیا جائے"

اپنی رپورٹ میں مسٹر مڈلٹن نے تسلیم کیا کہ "مسلمانوں کو واقعی شکایات ہیں" اور لکھا کہ "اس امر کی سخت ضرورت ہے کہ رعایا کی تکلیفوں کی پوری طرح تحقیقات اور ان کے ازالہ کی کوشش کی جائے۔ گویا گلینسی کمیشن کی ضرورت و اہمیت کو بھی واضح الفاظ میں تسلیم کر لیا۔

ملاپ کو بھی ماننا پڑا

مسٹر مڈلٹن کی رپورٹ کا یہ اثر ہوا کہ ملاپ ایسا متعصب اخبار بھی یہ لکھنے پر مجبور ہوا کہ "اگر جموں کے افسران اور حکام وقت پر تدارک کر لیتے تو جموں میں کوئی خرابی ہی پیدا نہ ہوتی۔ جموں کے معززین جموں کے وکلاء اور جموں کے باخبر لوگ لمحہ لمحہ کی اطلاع حکام کو دیتے رہے اور حکام یہ کہہ کر ٹال دیتے رہے کہ سب ٹھیک ہے۔ وکلاء نے حلفی بیان تک حکام کے سامنے دئے لیکن پھر بھی آنے والے خطرہ کو روکنے کے لئے کوئی تدبیر نہ کی گئی۔ مڈلٹن رپورٹ میں ان حکام اور افسران کو بجا طور پر ملزم گردانا گیا ہے"

ریاست کی نئی چال

باشندگان ریاست کی نظریں مڈلٹن اور گلینسی کمیشنوں کی طرف لگی ہوئی تھیں۔ پھر شہداء کے کنبوں کے گزاروں کا انتظام کرنا لازم تھا۔ اور اپنے مطالبات کو منوانے کے لئے انتہائی جدوجہد کی ضرورت تھی ایسے وقتوں میں ریاستی حکام نے نمائندگان جموں و کشمیر میں پھوٹ ڈلوانے کی کوشش کی ایسی کوششیں وہ پہلے بھی ریاست کے باہر ہندوستان میں کرنے کے بعد ناکام ہو چکے تھے۔ لیکن ریاست میں انہیں ایک حد تک کامیابی ہو گئی اور بعض نمائندگان نے فرقہ وارانہ سوال کو ہوا دینے کی کوشش شروع کر دی۔ یہ اتنا بڑا فتنہ تھا کہ اگر اس کا انسداد فوری نہ کیا جاتا تو سب قربانیاں اور مظلومین کا خون ضائع جاتا۔ اس لئے اس کا انسداد سمجھدار لوگوں نے اس طرح کیا کہ ایک جلسہ عام سری نگر میں دسمبر ۱۹۳۱ء کے آخر میں کیا اس میں ہر فرقہ کے لوگوں کو مدعو کیا گیا تاکہ اجلاس کو نمائندہ حیثیت حاصل ہو جائے۔

شذرات

عراق/اقوام متحدہ

بتایا گیا ہے کہ عراق اور اقوام متحدہ کی جو آپس میں عراقی تیل کی فروخت کے سلسلے میں گفتگو ہو رہی تھی۔ وہ ناکام ہو گئی ہے۔ عراق یہ چاہتا تھا کہ اسے ۱۶ء ۱ارب ڈالر کا تیل فروخت کرنے کی اجازت دی جائے تاکہ وہ اپنے ملک کے لئے خوراک اور انسانی بنیادی ضروریات کی چیزیں خرید سکے۔ اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل کے ایک نمائندے نے گذشتہ روز کہا کہ اقوام متحدہ عراق کے ساتھ متفق نہیں ہو سکا سیکرٹری جنرل بطروس غالی نے سیکیورٹی کونسل کو اس عدم اتفاق سے آگاہ کیا اس کے علاوہ کئی اور بھی ایسی باتیں ہیں جن کے لئے عراق چاہتا ہے کہ اقوام متحدہ اپنی پابندیوں کو نرم کرے اور اس کی ملکی زندگی کو مزید خطرے میں نہ ڈالے لیکن اقوام متحدہ اس بات پر راضی نہیں ہوتا۔ یہ گفت و شنید عراقی وزیر خارجہ محمد سعید اور سیکرٹری جنرل اقوام متحدہ کے درمیان ہوئی۔ ہمارے قارئین جانتے ہیں کہ خلیج کی جنگ کے بعد اقوام متحدہ نے عراق کو اپنا تیل فروخت کرنے سے منع کر دیا تھا۔ البتہ ۱۹۹۱ء میں سیکیورٹی کونسل نے جو دو قرار دادیں منظور کیں تھیں ان میں یہ کہا گیا تھا۔ کہ عراق کو ۱۶ء ۱ارب ڈالر کا تیل چھ ماہ میں فروخت کرنے کی اجازت ہے۔ تاکہ وہ نہ صرف جنگ کا خراج پیش کر سکے بلکہ اپنی ضروریات پر بھی خرچ کر سکے روز اول ہی سے عراق نے اقوام متحدہ کی طرف سے لگائی گئی پابندیوں کے خلاف آواز اٹھانے کی کوشش کی ہے۔ اقوام متحدہ اس تیل کی فروخت کو بھی اپنے ذریعے عمل میں لانے کا خواہش مند ہے۔ عراق ایسا کرنے کے لئے تیار نہیں حال ہی میں عراق نے یہ کوشش شروع کی ہے کہ جنگ خلیج کی وجہ سے جتنی بھی پابندیاں لگائی گئی تھیں وہ سب کی سب اٹھالی جائیں۔ یعنی صرف تیل پر سے پابندی اٹھانا کافی نہیں اقوام متحدہ میں ایک عرب سفیر نے کہا کہ عراقی حکومت یہ کوشش کر رہی ہے کہ سیکیورٹی کونسل ان تمام پابندیوں کو اٹھا لے۔ لیکن اگر یہ پابندیاں اٹھالی گئیں تو اسے سیکیورٹی کونسل کی تمام قرادادوں پر عمل کرنا پڑے گا اور اپنے تمام جنگی ہتھیار ضائع کرنے پڑیں گے۔

خدا تعالیٰ اور خدا کے نیک بندے کسی سے خود فوراً قطع تعلق نہیں کرتے۔
(حضرت امام جماعت احمدیہ۔ الثانی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فیض محمد صادق ایڈووکیٹ-لندن

عدالتِ عالیہ

بعض چھوٹی چھوٹی باتیں جاننے اور یاد رکھنے کے قابل ہوتی ہیں۔ان میں سے چند ایک یہ ہیں:

۱۔ عدالت عالیہ میں جو کیس موشن اور نوٹس کیس لگتے ہیں اگر وہ مقررہ تاریخ پر سنے نہ جا سکیں تو ایسے کیسوں کو Leftover کہتے ہیں جو اگلے کام والے دن نہیں لگتے بلکہ دفتر والے ایسے کیسوں کو کم از کم پندرہ دن کے بعد لگاتے ہیں ماسوائے ان کیسوں کے جن کی تاریخ عدالت خود دے دے۔ ۲۔ جو کیس سنے جاتے ہیں ان کے فیصلے یا تو اسی وقت سنا دیتے ہیں یا Reserve کر لیتے ہیں جو بعد میں کسی روز لسٹ میں کیس نکال کر سنا دیتے ہیں۔ ۳۔ رٹ پٹیشن میں جو رٹ کا بیان حلفی ہوتا ہے وہ مختصر ہوتا ہے صرف اتنا بیان حلفی کافی ہوتا ہے کہ جو کچھ رٹ میں لکھا ہے وہ درست ہے۔ کوئی غلط بیانی نہیں کی گئی نہ ہی کوئی بات چھپائی گئی ہے رٹ کے علاوہ باقی درخواستوں میں یا کیسوں میں بیان حلفی کیس یا درخواست کے مطابق مکمل حقائق پر مبنی ہوتا ہے۔ ۴۔ درخواست یا کیس کے آخر میں یہ لکھنا پڑتا ہے کہ اس سے پہلے ایسی درخواست یا کیس نہیں کیا گیا یہ پہلی درخواست یا کیس ہے علاوہ ازیں متعلقہ قوانین اور جن کتابوں کا حوالہ دینا ہو وہ بھی لکھنی پڑتی ہیں۔ یہ دیکھنے میں آیا تھا کہ جب ایک ضمانت کی درخواست یا رٹ وغیرہ خارج ہو جاتی تھی تو آنوں بہانوں سے دوسری درخواست یا رٹ داخل کر دیتے تھے بغیر یہ بتائے ہوئے کہ اس سے قبل بھی درخواست دی تھی یا کیس کیا تھا جو خارج ہو گیا تھا۔ بعض اوقات ایسا ہوا کہ دوبارہ داخل کردہ درخواست یا کیس انہی جج صاحب کے پاس اچانک لگ جاتا جنہوں نے پہلے خارج کیا ہوتا جس سے خفگی پیدا ہوتی ہے۔ اس وجہ سے یہ حکم پاس کیا گیا کہ آئندہ ہر درخواست یا کیس پر یہ سرٹیفکیٹ دیا جائے کہ اس سے پہلے ایسا کیس دائر نہیں کیا گیا یہ درخواست یا کیس پہلی دفعہ دائر کیا جا رہا ہے۔ ۵۔ ضمانت قبل از گرفتاری کی درخواستیں پہلے سیشن کورٹ میں دائر کی جاتی ہیں ماسوائے خاص حالات کے۔ ۶۔ ضمانت بعد از گرفتاری کے کیسوں میں جب کہ کیس ابھی ماتحت عدالت میں چل رہا ہو یا چلنا ہو، درخواست کی ایک کاپی ایڈووکیٹ جنرل کے دفتر میں دیکر ان سے وصولی کروائی جاتی ہے اور مہر لگوا کر کہ کاپی وصول پالی پھر ہائی کورٹ میں دائر کی جاتی ہے۔ ۷۔ ہر درخواست یا کیس پر متعلقہ قانون کا حوالہ دینا ہوتا ہے کہ درخواست یا کیس کس قانون کے تحت دائر کیا جا رہا ہے۔ ۸۔ عدالت عالیہ کا وقت سردیوں اور گرمیوں میں ایک ہی رہتا ہے یعنی عدالت کا وقت ۸ بجے صبح سے ڈیڑھ بجے دوپہر وقفہ ساڑھے دس سے گیارہ بجے تک جب کہ دفتر کا وقت ۸ بجے سے اڑھائی بجے تک ہوتا ہے وقفہ ساڑھے دس بجے سے گیارہ بجے تک۔ جمعرات کو عدالتیں کام نہیں کرتیں جج صاحبان چیمبرز میں یا گھر پر فیصلے لکھواتے ہیں۔ جمعرات کو دفتری اوقات صبح آٹھ بجے سے ایک بجے تک اور وقفہ ساڑھے دس بجے سے گیارہ بجے تک۔ ۸۔ فوجداری کیسوں میں جب کسی ملزم کو بری کر دیا جاتا ہے۔ اور فیصلہ بعد میں لکھنا ہوتا ہے تو اگر ملزم جیل میں ہو تب Short order عدالت کے دستخطوں سے دفتر بھجوا دیا جاتا ہے تا رہائی پانے والے کو رہا کر دیا جائے اور کسی کی سزا کم ہوئی ہے تو اس کے مطابق عمل کیا جائے۔ ریڈر صاحبان ایسا حکم دفتر بھیجتے وقت ایک فارم ساتھ لگاتے ہیں جس پر تاریخ اور وقت نوٹ کرتے ہیں اسی طرح جب دفتر والے حکم وصول کرتے ہیں تو تاریخ اور وقت نوٹ کرتے ہیں جو بلا تاخیر متعلقہ جیل کو اطلاع بھجوا دیتے ہیں۔ عدالت عالیہ میں ایسے احکام کی فوری تعمیل ہوتی ہے اور دیر نہیں ہونے دیتے۔ ۹۔ عدالت عالیہ میں کسی قسم کا اسلحہ لے جانے کی اجازت نہیں ہے۔ ۱۰۔ عدالت عالیہ کی حدود کے اندر اگر کوئی جرم ہو تو رجسٹرار ہائی کورٹ کو مجسٹریل پاور ہوتی ہے کہ وہ قانون کے مطابق فوری کارروائی کر سکیں۔ ۱۱۔ تمام درخواستیں یا کیس منظور شدہ فائل کورز میں داخل کرنا ہوتے ہیں۔ ۱۲۔ جو فیصلے جج صاحبان مناسب سمجھتے ہیں کہ منظور شدہ کتابوں میں رپورٹ کئے جائیں ان فیصلوں کے ساتھ Blue Slip لگتی ہے جس پر جج صاحب دستخط فرماتے ہیں۔ پھر دفتر والے ایسے فیصلے چھپنے کے لئے بھجوا دیتے ہیں۔ ۱۳۔ پہلے ایک ہی ڈپٹی رجسٹرار ہوتے تھے جن کو نامکمل کیس واپس کرنے کی پاور ہوتی تھی۔ اب ڈپٹی رجسٹرار جوڈیشل ڈپٹی رجسٹرار، جنرل ڈپٹی رجسٹرار اکاؤنٹ، ڈپٹی رجسٹرار رولز ہیں۔ اب ڈپٹی رجسٹرار جوڈیشل یا آفیسر اون سپیشل ڈیوٹی کیس لگاتے یا واپس کرتے ہیں۔ اسی طرح پہلے ایک ریڈر ٹو ڈپٹی رجسٹرار ہوتے تھے جو کیس دائر شدہ چیک کرتے تھے اب ہر برانچ میں علیحدہ علیحدہ ریڈر ٹو ڈپٹی رجسٹرار ہیں جو دائر شدہ کیس چیک کرتے ہیں۔ چار برانچیں ہیں۔ سول برانچ فوجداری برانچ۔ رٹ برانچ اور لیکوڈیشن برانچ۔ ۱۴۔ درخواستوں یا کیسوں کے ساتھ جو Documents لگائے جاتے ہیں وہ مصدقہ ہونے چاہئیں اگر کوئی Document صاف لکھا ہوا نہ ہو یا پڑھا نہ جاتا ہو تو ایسے document کی Better copy ساتھ لگانا پڑتی ہے تاکہ جج صاحب کو پڑھنے میں آسانی ہو سول نگرانی کے علاوہ اگر کسی دوسرے کیس میں Inpugned Order کے علاوہ کوئی Document مصدقہ نہ ہو تو Dispensation کے لئے علیحدہ درخواست دینا پڑتی ہے بیان حلفی کے ہمراہ۔ ۱۵۔ کسی ضمانت کے کیس یا حکم امتناعی کے کیس میں اگر عدالت حکم کر دے کہ حکم کی کاپی درخواست دہندہ کو دستی دی جائے تو کاپی اسی دن مہیا کر دی جاتی ہے۔ ایسے کیس میں بھی فائل دفتر بھیجتے وقت ریڈر صاحبان کو ایک فارم ساتھ لگانا پڑتا ہے جس پر وہ وقت نوٹ کرتے ہیں کہ وہ کتنے بجے کیس دفتر بھیج رہے ہیں۔ ۱۶۔ گارڈین اور فیملی کیسوں کے بارہ میں حکم ہے کہ ایسے کیسوں کا حتمی فیصلہ ۶ ماہ کے اندر اندر کر دیا جائے۔ ۱۷۔ عدالت عالیہ میں وکلاء سفید قمیض۔ کالا کوٹ، کالی نکٹائی یا کالر بینڈ کے ساتھ کالی پینٹ یا سلیٹی رنگ کی پینٹ۔ یا کالی اچکن سفید شلوار پہنتے ہیں ۱۱۔ جولائی ۱۹۷۴ء کے حکم کے مطابق جج صاحبان کا لباس بھی کالی اچکن شلوار مقرر کیا گیا سفید قمیض وغیرہ کے ساتھ۔ ۱۸۔ عدالت عالیہ کی طرف سے جاری شدہ فیصلوں پر Embossing Seal لگنی ضروری ہے جب کہ نوٹسوں پر ربر سٹیمپ استعمال ہوتی ہے۔ ۱۹۔ گرمیوں کی چھٹیوں میں بھی چند ایک جج صاحبان کام کرتے ہیں جو صرف حبس بے جا کی درخواستیں ضمانت کی درخواستیں یا ایسی درخواستیں سنتے ہیں جن میں حکم امتناعی درکار ہو عام سول یا فوجداری کیس نہیں سنے جاتے جب تک اس بارہ میں خاص حکم نہ ہو۔ ۲۰۔ جب کسی کیس میں عدالت فریق ثانی کے نام نوٹس جاری کرنے کا حکم کرتی ہے اور حتمی بحث کے لئے تاریخ مقرر نہیں ہوتی تو ایسے کیسوں میں ایک فرضی تاریخ کے لئے نوٹس بھجوا کر تعمیل مکمل کروائی جاتی ہے جب تعمیل مکمل ہو جاتی ہے تو کیس باری پر لگتا ہے۔ درمیانی عرصہ میں اکثر اوقات دوسری پارٹی وکیل کر کے وکالت نامہ داخل کر دیتی ہے تاہم اگر کسی پارٹی کی طرف سے کوئی وکیل مقرر نہ ہو تو ایسی صورت میں ایسی پارٹی کو رجسٹرڈ اے ڈی کارڈ کے ذریعہ کم از کم ۱۵ دن پہلے کیس لگنے کی اطلاع دی جاتی ہے۔ ۲۱۔ بعض کیسوں میں ایڈوانس رقم جمع کروا کر رسید کیس کے ساتھ لگانا پڑتی ہے یا ایڈوانس خرچہ جمع کروانا پڑتا ہے۔ مثال کے طور پر ڈگری کے خلاف پہلی اپیل پر ۲۵۰ روپے لاہور ہائی کورٹ کے خزانچی کے پاس جمع کروا کر رسید کیس کے ساتھ لگا کر کیس داخل کیا جاتا ہے۔ یہ رقم ریکارڈ چھاپنے کے بارہ میں ہوتی ہے جو بعد میں کم و بیش ہو سکتی ہے۔ ان کیسوں میں جن کے ساتھ ایسے کاغذات لگائے جاتے ہیں جن کا ترجمہ کرنا ضروری ہوتا ہے، ترجمہ کرنے کے اخراجات "اندازاً" جمع کروانے ہوتے ہیں۔ کسٹم کیسوں میں مبلغ ۲۵ روپے جمع کروانے پڑتے ہیں۔ اسی طرح جہاں عدالت عالیہ کے حکم کے خلاف عدالت عالیہ میں اپیل (I.C.A) داخل کی جائے تو پیپر بکیں بنانے کے لئے اخراجات ایڈوانس جمع کروانے پڑتے ہیں۔ بیلف جب مقرر کیا جاتا ہے تو خرچہ "اندازاً" ایڈوانس جمع کروانا پڑتا ہے۔ جب مصدقہ کاپی حاصل کرنی ہو تو خرچہ "اندازاً" جمع کروانا پڑتا ہے۔ ۲۲۔ یہ بھی جاننا ضروری ہے کہ بیان حلفی کن کیسوں یا درخواستوں کے ساتن داخل کرنا لازم ہوتا ہے۔ ان اپیلوں کے ساتھ جو معیاد کے بعد داخل کی جائیں اور ان کے ساتھ درخواست معیاد کو Condone کرنے کے لئے دی جائے۔ جب کوئی درخواست کسی کیس میں کسی کو مزید پارٹی بنانے کے لئے دی جائے۔ جب کوئی کیس پیش نہ ہونے کی وجہ سے خارج ہو جائے اور بعد میں Restoration کے لئے درخواست دی جائے۔ جب کسی کیس یا اپیل کی منتقلی کے لئے درخواست دی جائے۔ جب کوئی درخواست حکم امتناہی کے لئے دی جائے۔ حبس بے جا کی درخواست کے ساتھ۔ جب کوئی اپیل وغیرہ بطور مفلس داخل کرنی ہو تو متعلقہ درخواست کے ساتھ۔ جب کسی کیس میں یا درخواست میں ایسے واقعات لکھے جائیں جو منسلکہ Documents یا ریکارڈ سے باہر ہوں ان کے ثبوت کے طور پر بیان حلفی داخل کرنا پڑتا ہے۔ (۲۳) عدالت عالیہ میں انگریزی یا اردو دونوں زبانوں میں کیس دائر کئے جا سکتے ہیں اور بحث کی جا سکتی ہے۔ ۲۴۔ سزائے موت والے کیسوں میں سرکاری طور پر ریکارڈ پرنٹ ہوتا ہے اور پیپر بکیں بنتی ہیں۔ ۲۵۔ جب دفتر والے کسی خامی کی وجہ سے کیس واپس کرتے ہیں تو دوبارہ فائل کرنے کے لئے وقت دیتے ہیں کہ اتنے دن کے اندر اندر کیس مکمل کر کے پھر فائل کیا جائے اگر کیس میں معیاد کا سوال ہو اور اس عرصہ کے اندر معیاد ختم ہو رہی ہو تو معیاد ختم نہ سمجھی جائے گی اگر کیس دفتر سے دی گئی معیاد کے اندر اندر فائل کر دیا

باقی ص ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات واقعات شخصیات

کشمیر/استصواب

اقوام متحدہ کی عمارت کے باہر ایک خاص بڑی تعداد نے کشمیریوں کے حق میں مظاہرہ کیا اور ہندوستان کی اس سلسلے میں مذمت کی۔

مظاہرہ کرنے والوں نے شور مچا مچا کر اس بات کا مطالبہ کیا کہ کشمیریوں کو حق خود ارادیت ملنا چاہئے۔ تاکہ وہ بھی ایک آزاد زندگی بسر کر سکیں بتایا گیا ہے کہ اس موقعہ پر بھارت کے وزیر خارجہ نے اخبار نویسوں کو بتایا کہ وہ پاکستان سے گفت و شنید کے تیار ہیں وہ تہہ دل سے چاہتے ہیں کہ اس علاقے میں امن قائم ہو اور استحکام کو کسی طرح نقصان نہ پہنچایا جائے انہوں نے کہا عقلمندی کی بات یہی ہے کہ تمام لوگوں کو امن وامان کی فضا دینے کے لئے آپس میں گفتگو کی جائے اور اس طرح جھگڑوں کو مٹایا جائے۔ مسائل کا بہترین حل یہ ہے کہ لوگ آپس میں باتیں کریں اور باتوں کے ذریعے ایک دوسرے کو اپنا موقف سمجھائیں۔ وزیر خارجہ نے ان وجوہات کا ذکر نہیں کیا جن کی وجہ سے کشمیری لوگ اپنا حق خود ارادیت مانگ رہے ہیں۔ کشمیریوں کا کہنا ہے کہ ہم کوئی نئی بات نہیں پیش کر رہے پچاس سال پہلے جو قرار دادیں اقوام متحدہ نے منظور کی تھیں اور جن پر ابھی تک عمل در آمد نہیں ہو سکا ان قرار دادوں کے مطابق ہم چاہتے ہیں کہ ہمارے ہاں استصواب رائے کروایا جائے تاکہ دنیا کو یہ معلوم ہو سکے کہ ہم کیا چاہتے ہیں اور کس قسم کی حکومت بنانے کے متمنی ہیں۔ اگرچہ بھارت کے وزیر خارجہ نے گفت و شنید کے لئے اشارہ کر دیا ہے لیکن انہوں نے استحکام کی بات کی ہے نہ کہ کشمیریوں کو حق خود ارادیت دینے کی۔ استحکام سے ان کی یہ مراد بھی ہو سکتی ہے کہ مزاحمت کرنے والے اور آزادی کا مطالبہ کرنے والے اپنی کارروائیوں سے باز آجائیں اور بھارت کو مقبوضہ کشمیر پر بھرپور طریق سے حکومت کرنے کا موقع ملتا رہے۔ حالانکہ کشمیریوں کے لئے استحکام سے پہلے استصواب ضروری ہے۔ یہ تو معلوم ہونا چاہئے کہ کشمیری لوگ کیا چاہتے ہیں جب ان کی اپنی مرضی کے مطابق کوئی حکومت بن جائے گی تو پھر اس علاقے کے استحکام کا سوال پیدا ہو گا۔

مسئلہ کشمیر

حال ہی میں مقبوضہ کشمیر کا مسئلہ اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی میں اٹھایا گیا ہے۔ عالمی برادری کی توجہ اس طرف مبذول کرانے کے لئے بھی بھرپور کوششیں ہو رہی ہیں۔ جیسا کہ سب جانتے ہیں مقبوضہ کشمیر کے مسلمانوں پر انتہائی مظالم ڈھائے جا رہے ہیں۔ خانہ تلاشی کے پردے میں لوگوں کو حراست میں بھی لیا جاتا ہے اور انہیں جان سے بھی مار ڈالا جاتا ہے۔ اور خواتین کی بے حرمتی بھی کی جاتی ہے۔ بسا اوقات ایسا ہوتا ہے کہ جن لوگوں کو حراست میں لیا جاتا ہے دوسرے تیسرے دن ان کے متعلق یہ خبر مشہور کر دی جاتی ہے کہ وہ پولیس مقابلے میں مارے گئے ہیں اب پتہ چلا ہے کہ ہندوستانی فوج ان مظالم سے بھی آگے بڑھ گئی ہے اور وہاں آزادی کے دلدادوں کے خلاف کیمیاوی ہتھیار استعمال کرنے شروع کر دئے ہیں۔ یہ آزادی کے دلدادگان اگرچہ بالکل نہتے تو نہیں لیکن یقین کے ساتھ کہا جا سکتا ہے کہ ان کے پاس کیمیاوی ہتھیار موجود نہیں ہیں۔ لیکن اب تو ہندوستانی فوج نے کیمیاوی ہتھیار استعمال کر کے اپنے آپ کو بہت زیادہ زبردست اور مضبوط بنا لیا ہے۔ بطروس غالی نے کہا ہے کہ وہ اس مسئلہ میں ثالثی کا کردار ادا کر سکتے ہیں وہ چاہتے ہیں کہ یہ مسئلہ جلد از جلد حل ہو تو مظلوم کشمیریوں کو ان کی بے پناہ مشکلات سے نجات ملے۔ پاکستان نے بطروس غالی کی اس پیشکش کو قبول کر لیا ہے۔ لیکن ابھی تک ہندوستانی حکومت نے اس کا جواب نہیں دیا۔ اغلب خیال یہ ہے کہ ہندوستانی اس پیشکش کو قبول نہیں کریں گے وہ اس مسئلہ کو مسئلہ ہی نہیں سمجھتے۔ ان کے خیال میں یہ بغاوت ہے نہ کہ حق خود ارادیت کا مطالبہ جو اقوام متحدہ کی قرار دادوں کے مطابق کشمیریوں کو پیش کرنے کا حق حاصل ہے مقبوضہ کشمیر کے لوگ صرف یہ چاہتے ہیں کہ اقوام متحدہ کی قرار دادوں کے مطابق انہیں یہ حق دیا جائے کہ وہ بتائیں کہ وہ اپنی آئندہ کی حکومت کیسی چاہتے ہیں۔ ہندوستان کی حکومت یہی کہے جا رہی ہے۔ کہ یہ حصہ کشمیر کا ہندوستان کا اٹوٹ انگ ہے اور اس کے الگ ہونے کا کبھی سوچا ہی نہیں جا سکتا۔

لیبیا/طیارے کا اغوا

لیبیا نے گزشتہ روز یہ پیش کش کی تھی کہ اس کے ان دو افراد کو جن پر لاکربی میں ہوائی جہاز کو تباہ کرنے کا الزام ہے سکاٹ لینڈ میں مقدمہ چلایا جا سکتا ہے۔ یعنی لیبیا کی حکومت کو اس بات پر کوئی اعتراض نہیں ہو گا۔ لیکن اس کے ساتھ یہ شرط بھی عائد کی تھی کہ ان دو افراد کو اس کا حق حاصل ہے اور اسی طرح ان کے خاندانوں اور ان کے وکلا کو بھی کہ ایسا کرنے سے انکار کر دیں۔ لیکن اب فرانس برطانیہ اور امریکہ نے اس پیش کش کے نتیجہ میں مزید دھمکیاں دی ہیں کہ اگر ان دو افراد کو ایک مقررہ تاریخ تک ان کے حوالے نہ کیا گیا تو لیبیا پر مزید سخت پابندیاں عائد کی جائیں گی۔ عالمی برادری یہ بات سمجھنے سے قاصر ہے کہ پابندیاں انفرادی ملک عائد کرتے ہیں یا اقوام متحدہ۔ کیا اقوام متحدہ برطانیہ فرانس اور امریکہ کے ہاتھ میں کٹھ پتلی کی طرح کام کر رہی ہے۔ کہ جو کچھ یہ تینوں ملک کہیں گے اقوام متحدہ کو ضرور وہی کچھ کرنا ہو گا۔

صومالیہ امریکی پالیسی

صدر کلنٹن نے کہا ہے کہ امریکہ صومالیہ سے اپنے ۲۵۰۰ فوجیوں کو واپس بلالے گا۔ اس وقت امریکہ کے تقریباً پانچ ہزار فوجی قیام امن کے لئے صومالیہ میں متعین ہیں اگرچہ ان کی کارکردگی سے یہ تاثر ملتا ہے کہ وہ قیام امن کی بجائے یہاں حکومت کرنے آئے ہیں اور ان کی وجہ سے بجائے اس کے کہ صلح کی فضاء پیدا ہو مناقشے پیدا ہو رہے ہیں لیکن بہرحال امریکہ اس بات پر بضد ہے کہ اس کے کچھ فوجی وہاں ضرور رہنے چاہئیں کہا جاتا ہے کہ صدر بل کلنٹن نے صومالیہ میں اپنی پالیسی بدل لی ہے اب ان کا یہ خیال ہے کہ وہاں سیاسی تصفیہ ہونا چاہئے اور اس کے لئے انہوں نے فوجوں کی واپسی کا ایک پروگرام تیار کر لیا ہے اب تک امریکہ کی پالیسی یہ رہی ہے کہ وہ جنرل فرح آئیدید کو حراست میں لے کر انہیں سزا دیں گے اور ان کی عدم موجودگی میں وہاں سیاسی استحکام پیدا کرنے کی کوشش کی جائے گی۔ لیکن یہ کوشش کامیاب نہیں ہوئی اور امریکہ سمیت کئی ملکوں کے فوجیوں کو جانی و مالی نقصان اٹھانا پڑا ہے چنانچہ اس لئے بجائے اس کے کہ وہ اپنے اور دیگر اقوام کے سپوتوں کو ہلاکت کے منہ میں دھکیلیں اور ان سب کے لئے مزید مشکلات پیدا کریں صدر کلنٹن نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ اس پالیسی کو ترک کر دیا جائے اور کوشش یہ کی جائے کہ فرح آئیدید کو میدان سے نکال کر وہاں صلح کی طرح ڈالی جائے۔

اصلاح پولیس

نگران وزیر اعظم معین قریشی نے محکمہ پولیس کی اصلاح کے لئے بہت سی باتوں کا ایک پیکج پیش کیا ہے انہوں نے کہا ہے کہ وہ چاہتے ہیں کہ پولیس کو لوگوں کی جان ومال کی حفاظت کا ادارہ بنایا جائے نہ کہ ایک ایسا استبدادی ادارہ جو لوگوں پر حکمرانی کے لئے موجود ہو۔ آپ نے کہا کہ معمولی جرائم کی صورت میں وارنٹ کے بغیر کسی کو گرفتار نہ کیا جائے اور کہ تمام ایسی شکایات جو پولیس کی حراست میں ہونے والوں پر تشدد کے سلسلے میں ہوں وہ سیشن ججوں کے سامنے آنی چاہئیں۔ جو پوری طرح ان واقعات کی تفتیش کریں۔ آپ نے خاتون پولیس سنٹرز کے سلسلے میں کہا کہ بارہ بڑے بڑے ضلعوں میں وہ سنٹر فوری طور پر کھولے جائیں وہاں کا سٹاف بھی خواتین پر مشتمل ہونا چاہئے۔

قومی تعلیمی کمیشن

صدر نے ابتدائی تعلیم اور تعلیم بالغان کے سلسلے میں ایک قومی کمیشن قائم کرنے کا آرڈی ننس جاری کیا ہے۔ یہ کمیشن اس بات پر غور کرے گا کہ ابتدائی یعنی پرائمری تعلیم اور تعلیم بالغان کو کس طرح فروغ دیا جا سکتا ہے۔ اس کمیشن کے چار ارکان ہوں گے اور ان کے علاوہ ایک چیئرمین۔ یہ ارکان ہر صوبے سے ایک ایک لئے جائیں گے جو اہم ذمہ داریاں ان کے سپرد کی گئی ہیں وہ یہ ہیں۔

۱۔ قومی مہم چلائی جائے جس سے تعلیم بالغان اور پرائمری تعلیم کو فروغ ملے اور ۲۰۰۰ء تک تمام افراد خواندہ ہو جائیں۔

۲۔ یہ مختلف پبلک اور پرائیویٹ ایجنسیوں کے ساتھ تعاون بھی کرے گا۔ اور ان کی مدد بھی کرے گا اور انہیں تعلیمی پروگراموں میں مکمل رہنمائی فراہم کرے گا۔

۳۔ قومی اور بین الاقوامی ایجنسیوں سے ضروری فنڈز فراہم کرنے کے لئے پروگرام تیار کرے گا۔

۴۔ موجودہ وقت میں یہ پروگرام جس حد تک مقامی اور بیرونی طور پر مدد حاصل کر رہے ہیں ان کا جائزہ لے گا۔

۵۔ کوئی معاملہ جو وفاقی یا صوبائی حکومت تعلیم کے سلسلے میں یعنی بنیادی تعلیم کے سلسلے میں اس کے سامنے پیش کرے گا اس پر غور کر کے مشورہ دے گا اس کام کے لئے کچھ فنڈ

باقی ص ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یاد رفتگان

ڈاکٹر بشیر احمد ایم ڈی امریکہ

محترم ڈاکٹر محمد اسحٰق صاحب

۱۹۴۷ء میں ہمارا خاندان قادیان سے مہاجر ہو کر لاہور آیا۔ رتن باغ کے قریب کی ایک بلڈنگ میں ہماری رہائش تھی۔ دو وقت کا کھانا حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے لنگر سے مل جاتا تھا۔ خاکسار کو کنگ ایڈورڈ میڈیکل کالج میں داخلہ مل گیا۔ خاکسار کے والد قاضی محمد منیر۔ تعلیم الاسلام کالج (جو ان دنوں لاہور میں تھا) کے فزکس کے ڈیپارٹمنٹ میں کارکن تھے۔ ہماری مالی حالت پتلی تھی۔

پہلے دن کنگ ایڈورڈ میڈیکل کالج کے ڈسکشن ہال (جہاں مُردوں پر جراحت کر کے علم الابدان سیکھا جاتا ہے) میں داخل ہوا۔ اس ہال میں سفید اوور کوٹ پہننا لازمی ہے۔ جو خاکسار کے پاس نہیں تھا۔ خیر طلباء سنگ مرمر کی میزوں پر لٹائے ہوئے مردوں کے اردگرد بیٹھے ہوئے باری باری عمل جراحی کر رہے تھے اور علم الابدان سے شناشائی حاصل کر رہے تھے۔ اتنے میں ایک وجیہہ نوجوان ڈاکٹر (جو ہمارے ڈیمانسٹریٹر تھے) نے بڑے مشفقانہ انداز میں مجھے بلایا۔ اور علیحدگی میں میرے جسم کا ناپ پوچھا۔ اس محسن استاد نے مجھے جھڑکنے' یا ہال سے باہر نکل جانے کا حکم دینے کی بجائے۔ بڑے ہی پیارے انداز میں مدد کی پیشکش کی۔ میرے دل پر ان کی محبت اور شفقت کا اتنا گہرا اثر ہوا۔ کہ ہمیشہ کے لئے ان کے لئے دل سے دعائیں نکلتی ہیں۔ میرے یہ شفیق استاد' درجہ اولیٰ کے استاد تھے۔ اناٹومی کی تصویریں بلیک بورڈ پر اتنی نفاست سے بناتے جو کتابی تصویروں کو مات کر دیتی تھیں۔ ان کا انداز بیان نپے تلے الفاظ میں بڑا ہی حسین اور شیریں ہوتا تھا اور ذہن پر گہرے انمٹ نقوش چھوڑ جاتا تھا۔ ان کا اسم گرامی ڈاکٹر محمد اسحٰق صاحب تھا۔ انگلستان سے پی ایچ ڈی کرنے کے بعد وہ پاکستان کے مختلف میڈیکل کالجوں اور سنٹرل جناح ریسرچ انسٹی چیوٹ میں اناٹومی کے پروفیسر رہے۔ امریکہ کی انڈیانا یونیورسٹی میں بطور ایک "Visiting Professor" "مہمان پروفیسر" بن کر آئے انہوں نے اپنے لیکچروں سے اساتذہ اور طلباء کو اتنا مسحور کیا کہ چند سالوں کے بعد اس یونیورسٹی میں پروفیسر کی آسامی خالی ہوئی تو یونیورسٹی کے چانسلر نے انہیں پروفیسر شپ پیش کی جو انہوں نے قبول کر لی اور تقریباً بیس سال کے لگ بھگ انڈیانا یونیورسٹی میں پڑھایا اور اساتذہ اور طلباء سے داد و تحسین حاصل کیا۔

مجھے پروفیسر اسحٰق صاحب کی امریکہ میں موجودگی کا علم امریکہ کے ایک ریسرچ رسالہ میں ان کا ایک مضمون پڑھنے سے ہوا۔ میں نے ان سے رابطہ کیا۔ سینٹ لوئیس سے (جہاں خاکسار کی رہائش ہے) انڈیاناپولس کوئی تین سو میل کے فاصلہ پر ہے۔ ان سے تقریباً ہر ہفتہ فون پر لمبی گفتگو ہوتی۔ یا وہ مجھے انڈیاناپولس میں ملنے کے لئے بلا لیتے اور اپنے گھر ٹھہراتے۔ اور علمی' ادبی سیاسی اور مذہبی امور پر لمبی لمبی گفتگو ہوتی رہتی۔ میں ان کو اکثر کہا کرتا تھا کہ میں تو آپ کا خادم ہوں۔ آپ جب بھی مجھے حکم کریں گے بندہ فی الفور اس کی تعمیل کرے گا۔

پروفیسر ڈاکٹر محمد اسحٰق صاحب کا خاندان ایک صاحب علم خاندان ہے۔ ان کے والد صاحب ڈاکٹر محمد اقبال کیمبرج یونیورسٹی کے پی ایچ ڈی تھے اور پنجاب یونیورسٹی کے اورنیٹل کالج کے پرنسپل تھے۔ (ان کے دو بھائی بھی انگلستان سے پی ایچ ڈی تھے) ماڈل ٹاؤن میں ان کے کوٹھی کے پڑوس میں حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کی کوٹھی بھی تھی۔ پروفیسر اسحٰق صاحب حضرت چوہدری صاحب کے زہد' تقویٰ سادگی' بلا کی ذہانت اور محیر العقل یادداشت کی باتیں اکثر سنایا کرتے تھے۔ سناتے تھے ایک بار کراچی میں (جہاں وہ سنٹرل جناح ریسرچ انسٹی چیوٹ میں پروفیسر تھے) راوین (گورنمنٹ کالج کے فارغ التحصیل احباب) کی ایک ملن پارٹی (Reunion) ایک ہوٹل میں ہوئی۔ اور حضرت چوہدری صاحب جو "راوین" تھے کو بطور مہمان خصوصی مدعو کیا۔ کہتے تھے کہ جب میں نے چوہدری صاحب سے آپ کا تعارف کرانا شروع کیا۔ کہ میں ڈاکٹر محمد اسحٰق ہوں۔ تو چوہدری صاحب فرمانے لگے اسحٰق مجھے نہ صرف تمہارا نام یاد ہے بلکہ آپ کے تین بھائیوں اور بہن کا بھی۔ پروفیسر اسحٰق صاحب کہتے تھے کہ میں یہ سن کر ورطہ حیرت میں پڑ گیا کہ اللہ تعالیٰ نے چوہدری صاحب کو کیا بے مثال دماغ' ذہن اور حافظہ عطا فرمایا ہے۔

ایک بار میں نے پروفیسر اسحٰق صاحب سے اس بات کا ذکر کیا۔ کہ حضرت چوہدری صاحب نے میرے ایک خط کے جواب میں مجھے بڑا پیارا خط لکھا تھا۔ (یہ خط رسالہ انصار اللہ کے حضرت چوہدری صاحب کے یادگار نمبر میں شائع ہو چکا ہے) پروفیسر اسحٰق صاحب کہنے لگے بشیر مجھے اس خط کی کاپی فوراً ارسال کر دو۔ میرے لئے چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کی قلمی تحریر تبرک ہے یہ بات قابل ذکر ہے کہ ڈاکٹر اسحٰق صاحب جماعت سے تعلق نہیں رکھتے تھے۔ میں نے انہیں حضرت امام جماعت الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبات کے کیسٹس بھجوانے کا انتظام کیا۔ مجھے کہنے لگے وہ خطبات نہ صرف خود سنتا ہوں بلکہ اپنی پوتی اور پوتے کو بھی سنواتا ہوں میں نے حضرت چوہدری صاحب کی کتب پیش کیں۔ وہ ان کو بڑی توجہ اور گہرے فکر سے پڑھتے تھے میرے اس محسن استاد کا انتقال ۲۸/ جولائی ۱۹۹۳ء کو انڈیانا پولس میں ہوا ہے۔ ان کی یاد میں آنسو ہیں۔ جو تھمنے میں نہیں آتے۔ دعا ہے اللہ تعالیٰ انہیں جنت اعلیٰ میں جگہ دے

مقدور ہو تو خاک سے پوچھوں کہ اے لئیم
تو نے وہ گنج ہائے گراں مایہ کیا کئے

بقیہ : ص ۵

مقرر کیا جائے گا اور مزید کے لئے یہ خود کوشش کرے گا۔ اس آرڈیننس کا نمبر ۳۴ ہے اور اس کے ذریعہ سب سے بڑی ذمہ داری کمیشن پر یہ ڈالی گئی ہے کہ بنیادی یعنی پرائمری اور تعلیم بالغان کے فروغ کا انتظام کرے اس آرڈی ننس کو نیشنل کمیشن فار بیسک ایجوکیشن آرڈی ننس ۱۹۹۳ء (۲) کہا جائے گا۔ اسے سارے پاکستان پر لاگو کرنے کے لئے اس کا حصہ نمبر (۳) بھی شامل ہو گا۔ اور یہ فوری طور پر نافذ العمل سمجھا جائے گا۔

عالمی اقتصادی نظام

اقوام متحدہ کی ایک اقتصادی کمیٹی نے گفتگو کرتے ہوئے پاکستان کے سفیر جمشید مارکر نے اس کمیٹی کو بتایا کہ جب تک ایک عالمی اقتصادی نظام قائم نہیں کر لیا جاتا اس وقت تک دنیا میں اقتصادی برابری کا سوال پیدا نہیں ہوتا۔ انہوں نے کہا کہ اس وقت دنیا کی اقتصادیات بڑے بڑے صنعتی ممالک کے زیر اثر ہے وہی مالیات تجارت اور سیاست کے متعلق فیصلے کرتے ہیں اور ان فیصلوں کا اثر چھوٹے ملکوں کی قسمت پر بہت زیادہ پڑتا ہے۔ بعض اوقات اس سے انہیں حاضر نقصان ہوتا ہے۔ جمشید مارکر نے کہا کہ ساری دنیا کو آگے بڑھانے کے لئے یہ لازمی ہے کہ سیاست کو ایک عالمی اصول پر چلایا جائے۔ تاکہ ترقی پذیر ممالک کو بھی آہستہ آہستہ ترقی یافتہ ممالک کی صف میں شامل ہونے کا موقعہ ملے۔ اس سلسلے میں تقابلی اقتصادیات کو مد نظر رکھنا ضروری ہے۔ مسٹر مارکر نے کہا کہ ترقی پذیر اور ترقی یافتہ ممالک میں جو فرق ہے اس کی خلیج اب پہلے کی نسبت زیادہ وسیع ہو چکی ہے۔ بڑے بڑے بجٹوں کی وجہ سے خسارے کے بجٹ بنتے ہیں اور اس طرح اندرون ملک ترقیاتی کاموں میں رکاوٹ پیدا ہوتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ان ممالک کی مشکلات اس لئے بھی بڑھ گئی ہیں کہ قیمتیں ان کے ہاتھ میں نہیں ہیں۔ انہیں بہت زیادہ قرض لینے پڑتے ہیں جن کی ادائیگی خاصی مشکل ہو جاتی ہے۔ پھر یہ بھی ہے کہ بعض ملکوں سے یہ بڑے ملک امتیازی سلوک کرتے ہیں اور اس طرح بعض پیچھے رہ جاتے ہیں اور بعض کو جلدی آگے نکل جانے کا موقعہ مل جاتا ہے۔ تجارت کے سلسلے میں انہوں نے کہا کہ عدم برابری اجاگر ہو کر سامنے آ رہی ہے۔ غیر منطقی انتظامات جو تجارت کے سلسلے میں کئے جاتے ہیں ان کی ایک مثال کپڑے کی تجارت ہے۔

یلسن کا دورہ جاپان

جاپان کی وزارت خارجہ نے کہا ہے کہ روس کے صدر بورس یلسن نے وعدہ کیا ہے کہ وہ جاپان اور سوویت یونین کے درمیان کئے گئے معاہدوں کا پاس کرے گا۔ اگرچہ انہوں نے علاقائی تنازعہ جو دیر سے چل رہا ہے اس کے متعلق کچھ نہیں کہا۔ یلسن جاپان میں سوموار کے دن پہنچے تھے۔ اور ان کا یہ جاپان کا پہلا سرکاری دورہ تھا۔ وزارت خارجہ کے ایک نمائندے نے ان کے متعلق کہا ہے کہ بورس یلسن نہ صرف آئندہ کی یقین دہانی کراتے ہیں بلکہ انہوں نے ماسکو اور ٹوکیو کے درمیان اس سے پہلے جو معاہدے ہو چکے ہیں انہیں پورا کرنے کا بھی یقین دلایا ہے۔ البتہ اریل جزیرہ جس کا جھگڑا ۱۹۵۶ء سے چل رہا ہے اس کے متعلق کوئی بات نہیں کی۔ جاپان چار ایسے جزیروں کی ملکیت کا دعویٰ کرتا ہے جو شمال میں واقع ہیں اور جنہیں سوویت فوجوں نے دوسری جنگ عظیم کے موقعہ پر ہتھیا لیا تھا۔ اسی تنازعے کی وجہ سے دونوں ملکوں کے درمیان کوئی معاہدہ نہیں ہو سکا۔ ۱۹۵۸ء میں جو معاہدہ ہوا اس کے مطابق ان چار جزیروں میں سے دو جاپان کو واپس کئے جانے تھے۔ یلسن کا یہ دورہ سہ روزہ تھا اور ان کے متعلق یہ بتایا گیا ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ روس سوویت یونین کا وارث ہے اس لئے ہم ان تمام

Digitized by Khilafat Library Rabwah

معاہدات پر عمل کریں گے جو سوویت یونین نے کسی سے بھی کئے ہوئے ہیں۔ ہم اپنی ذمہ داریوں کو پوری طرح نبھانے کی کوشش کریں گے۔

بقیہ : ص ۴

جائے۔ ۲۶۔ Part heard cases اگلے کام والے دن لگتے ہیں اگر ایک دن ان کی شنوائی مکمل نہ ہو' جب تک ان کی شنوائی مکمل نہ ہو یا عدالت کوئی تاریخ نہ دیدے۔ ۲۷۔ ریگولر فرسٹ اپیل (Admit (Rfa کرنے کی پاور رجسٹرار صاحب کو بھی ہوتی ہے مگر جب ساتھ حکم امتناعی (Stay) کی درخواست ہو تو D.B کے پاس لگتی ہے۔ ۲۸۔ جب کوئی کیس Remand ہو جائے تو کورٹ فیس واپس مل سکتی ہے۔ ۲۹۔ Review درخواست پر یہ سرٹیفکیٹ دنیا پڑتا ہے کہ یہ سنے جانے کے قابل ہے۔ ۳۰۔ گرمیوں کی چھٹیاں ۲۴ دسمبر سے ۸ جنوری تک ہوتی ہیں۔ تاریخوں کا اعلان ہر سال قبل از وقت کر دیا جاتا ہے۔ ۳۱۔ رٹ پٹیشن کے ساتھ جو کاغذات لگائے جائیں ان کا ٹائپ شدہ انڈکس لگانا پڑتا ہے۔ ۳۲۔ جن درخواستوں وغیرہ پر کورٹ فیس نہیں لگتا وہ مندرجہ ذیل ہیں پہلی درخواست برائے طلبی ریکارڈ۔ سزایافتہ لوگوں کو کاپی سپلائی کرنے کے لئے درخواست پر۔ گورنمنٹ ڈیپارٹمنٹ کو کاپی سپلائی کرنے کے لئے درخواست پر لاء آفیسر یعنی سرکاروکیل جب کسی کیس کا معائنہ کرنا چاہیں ایسی درخواست پر سول مقدمہ جس کی value ۲۵۰۰۰ سے زیادہ نہ ہو۔ جب سول یا فوجداری کیسوں سے متعلقہ رجسٹر چیک کرنے کی درخواست دی جائے۔ ضمانت ناموں پر۔ ان درخواستوں پر جو قیدی ارسال کرے۔ ان رٹ پٹیشنوں پر جن میں کسی کے پکڑے جانے کو غیر قانونی قرار دلوانا ہو۔ ایسی صورت میں جب کورٹ فیس نہ ملتا ہو تو ویسے ہی درخواست دی جاسکتی ہے اس نوٹ کے ساتھ کہ جب کورٹ فیس ملے گی تو لگادی جائے گی۔

بقیہ : ص ۱

اولین احمدیوں کا' حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) کے زمانے سے لیکر آج تک ان سب احمدیوں کی قربانیوں کا دخل ہے جو قربانیاں پیش کرسکے یا قربانیں پیش کرنے کی حسرتیں لے کر اس دنیا سے رخصت ہوئے۔ پس ان سب کے لئے ہمیں دعائیں کرنی چاہئیں اور

اطلاعات و اعلانات

نکاح

○ مکرم چوہدری ہدایت اللہ جاوید صاحب ابن چوہدری عنایت اللہ سٹیشن ماسٹر گولیکی حال ربوہ کا نکاح محترمہ ثمر شیریں صاحبہ بنت مکرم چوہدری عطا محمد صاحب گولیکی حال کھاریاں بعوض حق مہر مبلغ =/۳۰۰۰۰ روپے مکرم محمود احمد صاحب مربی سلسلہ عالیہ کھاریاں نے ۹۳-۹-۱۷ کو بیت احمدیہ کھاریاں میں پڑھا عزیزان مکرم منشی احمد دین صاحب گولیکی کے پوتا پوتی ہیں۔

○ مرزا اسلامت اللہ صاحب (جرمنی) ابن مکرم مرزا کرامت اللہ صاحب لاہور کے نکاح کا اعلان محترم حنیف احمد صاحب محمود مربی سلسلہ ضلع لاہور نے مورخہ ۸۔ اکتوبر کو دارالذکر لاہور میں محترمہ فرحانہ رشید صاحبہ بنت مکرم شیخ رشید احمد صاحب آف فیصل آباد سے مبلغ پچیس ہزار روپے حق مہر پر کیا۔

○ محترمہ رضیہ بٹ صاحبہ بنت مکرم عنایت اللہ بٹ صاحب کا نکاح مکرم بشارت محمود صاحب ابن مکرم عبدالقدیر اعوان صاحب کے ساتھ مکرم حنیف احمد محمود صاحب مربی سلسلہ نے مورخہ یکم اکتوبر ۹۳ء کو دارالذکر لاہور میں مبلغ پچیس ہزار روپیہ حق مہر پر پڑھا۔

○ مکرم ڈاکٹر پیر مجیب الرحمان صاحب ابن مکرم ڈاکٹر پیر فضل الرحمان صاحب سانگھڑ (سندھ) کا نکاح بھمراہ محترمہ نعیمہ مبارکہ صاحبہ بنت مکرم چوہدری چراغ دین صاحب عرف محمود احمد طاہر صاحب راولپنڈی بعوض ایک لاکھ روپے حق مہر مکرم ملک منصور احمد عمر صاحب مربی سلسلہ نے مورخہ ۹۳-۸-۱۳ کو بیت الحمد۔ مری روڈ راولپنڈی میں پڑھا۔

اللہ تعالیٰ یہ رشتے اپنے فضل سے جانبین کے لئے باعث برکت اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔

ان کی دعاؤں کے طفیل کی برکت کو محسوس کرتے ہوئے اگر ہم ان کے لئے دعائیں کریں گے تو میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ اگلی نسلیں آپ کو دعاؤں میں یاد رکھیں گی۔ یہ فیض جاری رہے گا۔ جو بیج آج آپ بوئیں گے وہ کل کے درخت بننے والے ہیں اور جو آج درخت ہیں یہ عظیم الشان جنگلوں اور چمنوں میں تبدیل ہونے والے ہیں اس لئے اپنے پہلوں کو اگر آپ یاد رکھیں اور ان کے لئے دعائیں کیا کریں تو اللہ تعالیٰ آئندہ نسلاً بعد نسلٍ آپ کے ذکر کو زندہ رکھے گا۔ اور آپ کے لئے دعائیں کرنے والے پیدا ہوتے رہے گے۔ پس وہ لوگ کتنے خوش نصیب ہیں جن کے پہلے بھی دعائیں ہوں۔ جن کے بعد میں بھی دعائیں ہوں اور خود بھی دعاؤں کے سائے تلے پرورش پا رہے ہوں۔ پس حقیقت میں دعا ہی ہے جس کے ذریعے ہم نے تمام دنیا میں (دین حق) کو از سر نو غالب کرنا ہے۔ اور ان دعاؤں کے نتیجے میں اور ان کے سائے تلے ہم نے قربانیوں میں آگے بڑھنا ہے۔

(از خطبہ ۲/ نومبر ۱۹۹۰)

نکاح و تقریب شادی

○ محترمہ لبنیٰ انعام صاحبہ بنت مکرم خواجہ انعام اللہ صاحب میسرز محمود ٹیلی وژن کمپنی ہال روڈ لاہور کا نکاح مکرم عابد مقصود صاحب ابن مکرم خواجہ عبدالقیوم صاحب آف کراچی سے مبلغ تیس ہزار روپیہ حق مہر پر قرار پایا یہ مبارک تقریب مورخہ ۷۔ اکتوبر ۱۹۹۳ء کو لاہور میں منعقد ہوئی برات کراچی سے اوکاڑہ آئی اور وہاں سے پھر لاہور پہنچی۔ برات کی آمد کے بعد مکرم حنیف احمد محمود صاحب مربی انچارج دارالذکر لاہور نے اعلان نکاح کیا۔ بعدہ' برات اور مہمانوں کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا اور دعا کے ساتھ رخصتی عمل میں آئی۔

اللہ تعالیٰ یہ رشتہ ہردو جانبین کے لئے بابرکت کرے اور نیک ثمرات سے نوازے۔

ولادت

○ مکرم ملک منظور احمد صاحب کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے بیٹی سے نوازا ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بچی کا نام از راہ شفقت "امتہ الشافی فائزہ" عطا فرمایا ہے۔ بچی مکرم خدایار صاحب آف سرگودھا کی پوتی اور مکرم محمد شریف صاحب معلم وقف جدید کی نواسی ہے۔ اللہ تعالیٰ بچی کو نیک صالحہ اور خادمہ دین بنائے۔

درخواست دعا

○ مکرم سلطان احمد محمود صاحب کمر کی درد کی وجہ سے شدید بیمار ہیں۔

○ مکرم ڈاکٹر میاں عبدالرحمان صاحب بھاٹی گیٹ۔ لاہور آج کل فضل عمر ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔

اللہ تعالیٰ ان کو شفاء عطا فرمائے۔

بازیافتہ گھڑی

○ دارالنصر غربی میں سڑک پر سے ایک گھڑی گری ہوئی ملی ہے جس کسی کی ہو نشانی بتا کر دفتر الفضل سے حاصل کریں۔

سانحہ ارتحال

○ مکرم سید عبدالقادر واسطی صاحب مورخہ ۱۳۔ اکتوبر ۱۹۹۳ء کو ساڑھے دس بجے دن کراچی میں وفات پاگئے۔ آپ کی عمر ۸۹ سال تھی۔ آپ کا جنازہ آپ کے صاحبزادے مکرم سید عزیز واسطی صاحب کراچی سے ربوہ لائے جہاں مورخہ ۱۴۔ اکتوبر بروز جمعرات احاطہ صدر انجمن احمدیہ میں محترم مولانا سید احمد علی شاہ صاحب نے جنازہ پڑھایا۔ موصی ہونے کی وجہ سے تدفین بہشتی مقبرہ میں ہوئی جہاں پر مکرم مرزا بشیر احمد صاحب نے دعا کرائی۔

○ محترمہ عابدہ خانم صاحبہ اہلیہ مکرم شیخ محمد اکرام اطہر صاحب شالامار ٹاؤن۔ لاہور لمبی بیماری کے بعد ۹۔ ستمبر ۹۳ء کو انتقال فرما گئیں۔ آپ محترم شیخ صاحب دین ڈھینگڑہ آف گوجرانوالہ کی پوتی اور محترم خواجہ محمد شریف صاحب کی بیٹی تھیں۔ اور شیخ میاں شمس الدین صاحب وہرہ آف مڈھ رانجھا ضلع سرگودھا کی بہو تھیں تینوں بزرگان حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (آپ پر اللہ تعالیٰ کی سلامتی ہو) کے رفقائے کرام میں سے تھے۔ آپ کا جنازہ مکرم مولانا بشیر الدین احمد صاحب مربی سلسلہ نے ۱۰۔ ستمبر کو لاہور میں پڑھایا اور بعدہ پتوکی میں جنازہ مکرم عبدالمجیب صاحب مربی سلسلہ ضلع قصور نے پڑھایا اور آپ کو احمدیہ قبرستان پتوکی میں سپرد خاک کیا گیا آپ کافی عرصہ تک حلقہ انگوری باغ سکیم لاہور کی صدر لجنہ اماء اللہ رہی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو بیسیوں بچوں اور بچیوں کو کلام الٰہی پڑھانے کی سعادت عطا کی ہے۔

اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل سے نوازے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : ۱۹۔اکتوبر۔موسم معتدل ہوگیا ہے۔
ربوہ کا درجہ حرارت :
۳۱ درجے سنٹی گریڈ

○ چاروں صوبائی اسمبلیوں کے اراکین نے اپنے عہدوں کے حلف اٹھالئے ہیں۔ پنجاب اسمبلی کے ۲۲۳۔ اراکین، سندھ اسمبلی کے ۹۷۔ اراکین، سرحد اسمبلی کے ۷۹۔ اراکین نے حلف اٹھایا۔ سندھ اسمبلی میں ۱۶۵ اراکین نے سندھی میں ۳۱ نے اردو میں اور ایک رکن نے انگریزی میں حلف اٹھایا۔

○ نگران وزیر اعظم مسٹر معین قریشی نے ریڈیو اور ٹی وی پر قوم سے الوداعی خطاب کرتے ہوئے امید ظاہر کی ہے کہ حکومت اور حزب اختلاف جمہوری روایات کو ترقی دیں گے اور ملک کی ترقی کے لئے مل جل کر کام کریں گے۔ انہوں نے یاد دلایا کہ نگران حکومت نے اپنی پوری مدت کے دوران معاشرے کو اپنی ذات پر اور قومی مفادات کو ذاتی مفاد پر ترجیح دی۔ انہوں نے اپنی تقریر میں جو انگریزی میں کی گئی کہا کہ پاکستان کا اصل مسئلہ غربت نہیں ہے۔ پاکستان میں ترقی کے بے پناہ وسائل موجود ہیں۔ اصل سوال یہ ہے کہ ان وسائل کو کس طریقے سے استعمال کیا جاتا ہے اگر ان کو صحیح طور پر استعمال کیا جائے تو کوئی وجہ نہیں کہ ہم اپنے ملک کو اپنے آباءواجداد کے خوابوں کے مطابق ایک ترقی یافتہ ملک نہ بنالیں۔ انہوں نے کہا کہ میں نے پوری بساط سے ملک و قوم کی خدمت کی اور میری آرزو ہے کہ میں اپنی زندگی کے آخری سانس تک قوم و ملک کی خدمت کرتا رہوں۔

○ بھارتی فوج نے سری نگر میں مسلمانوں کے مقدس مقام درگاہ حضرت بل کا محاصرہ چوتھے روز بھی جاری رکھا۔ اب بھارتی فوج اپنا دائرہ تنگ کر رہی ہے اور اس نے توپ خانہ راکٹ لانچر اور مارٹر توپیں بھی نصب کر دی ہیں۔ بلیک کیٹ کمانڈوز بھی کارروائی میں شریک ہوگئے ہیں۔ درگاہ حضرت بل میں ۵۰ زائرین جن میں عورتیں اور بچے بھی شامل ہیں محصور ہیں۔ قابض فوج نے بجلی اور پانی کا سلسلہ کاٹ دیا ہے محصور بچوں کو دودھ کی فراہمی بھی بند کر دہی ہے۔ حریت پسندوں نے ہتھیار ڈالنے سے انکار کردیا ہے اور کہا ہے کہ ہمارے پاس خوراک پانی اور ادویات نہیں ہیں۔ ہم لڑنے کو تیار ہیں۔

○ وائس آف جرمنی نے کہا ہے کہ درگاہ حضرت بل کی کشیدگی پاک بھارت جنگ کا سبب بن سکتی ہے۔

○ آپریشن حضرت بل کے خلاف مقبوضہ کشمیر میں زبردست ہڑتال اور احتجاجی مظاہرے جاری ہیں سری نگر کی سڑکوں پر بکتر بند گاڑیاں گشت کر رہی ہیں۔ بھارتی وزیر داخلہ اور سیکریٹری کابینہ بھی دہلی سے سری نگر پہنچ گئے ہیں۔

○ پاکستان میں بھی درگاہ حضرت بل کی بے حرمتی کے خلاف ملک بھر میں مظاہرے کئے گئے۔ متعدد شہروں میں مظاہرین نے سڑکیں بلاک کر دیں۔ ٹائر جلائے اور بھارتی وزیر اعظم کے پتلے نذر آتش کئے۔

○ مسٹر نواز شریف نے کہا ہے کہ لٹکتی پارلیمنٹ (جس میں کسی کے پاس اکثریت نہ ہو) اور منقسم مینڈیٹ قوم کو پائیدار حکومت نہیں دے سکتے ہم دو تہائی اکثریت کے باوجود اپنی مدت پوری نہیں کرسکے تو پیپلز پارٹی یہ مدت کیسے پوری کرے گی۔ اس کے پاس تو سادہ اکثریت بھی نہیں ہے۔ انہوں نے کہا کہ موجودہ سیاسی نظام کو تبدیل کیا جائے ایسا سیاسی نظام تشکیل دیا جائے جس میں آزاد اراکین کوئی کردار نہ ادا کرسکیں۔ موجودہ نظام کے تحت ملک ترقی نہیں کرسکتا۔

○ سندھ اسمبلی میں قائد حزب اختلاف ممتاز بھٹو ہونگے ایم کیوایم اپوزیشن بنچوں میں بیٹھے گی۔

○ سابق چیف آف آرمی سٹاف جنرل آصف نواز مرحوم کی موت کے بارے میں غیر ملکی ماہرین کی رپورٹیں مل گئی ہیں ان کے مطابق جنرل موصوف کی موت سنکھیا سے ہوئی جسم کے مختلف اعضاء میں سنکھیا کی غیر معمولی مقدار پائی گئی۔ اب بیگم آصف نواز کا نیا بیان ریکارڈ کیا جائے گا۔ اور اس بیان میں جن سیاستدانوں کو جنرل صاحب کی موت کے ذمہ دار کے طور پر نامزد کیا جائے گا ان کی گرفتاری کا امکان ہے۔

○ سندھ کے نامزد وزیر اعلیٰ سید عبداللہ شاہ نے کہا ہے کہ سندھ میں فوجی آپریشن جاری رہے گا۔ انہوں نے کہا کہ صوبے کی خوشحالی اور ترقی کے لئے ایم کیوایم اور دیگر جماعتوں کا تعاون حاصل کیا جائے گا۔

○ بی بی سی نے کہا ہے کہ بعض قوتیں مرکز اور پنجاب میں ایک ہی جماعت کی حکومت چاہتی ہیں۔ پنجاب میں پیپلز پارٹی کی حکومت بننا ایک بڑا معرکہ ہوگا۔ دونوں جماعتوں کی توجہ پنجاب پر مرکوز ہے۔ بے نظیر بھٹو پنجاب میں حکومت بنانے کے لئے بڑی پر امید ہیں۔

○ نواب اکبر بگتی نے صوبہ اور مرکز دونوں سطحوں پر پیپلز پارٹی کا ساتھ دینے کا اعلان کردیا ہے انہوں نے کہا کہ بلوچستان میں ہماری حکومت بنے یا نہ بنے پیپلز پارٹی اور جمہوری وطن پارٹی ساتھ ساتھ ہونگی۔

○ بلوچستان میں نواز مسلم لیگ نے ۲۴ اور پیپلز پارٹی نے ۲۳۔ اراکین کی حمایت کا دعویٰ کیا ہے۔ مسلم لیگ کے متوقع امیدوار برائے وزارت اعلیٰ جام یوسف ہونگے جبکہ پیپلز پارٹی سلیم بگتی کی حمایت کر رہی ہے۔

○ اندرون سندھ میں ڈاکو پھر سرگرم ہو گئے ہیں۔ انہوں نے ۵۔ افراد کو اغوا کرلیا۔ خیال ہے کہ ان سے تاوان طلب کیا جائے گا۔

○ جی ایچ کیو میں ایک اہم اجلاس میں ملک کی صورت حال کا جائزہ لیا گیا۔

○ نگران وزیر اعظم نے کہا ہے کہ وزیر اعظم کوئی بھی ہو میں اسے اقتدار منتقل کر دوں گا۔ انہوں نے اپنی آخری پریس کانفرنس میں کہا کہ شرکت اقتدار کی تجاویز پر دونوں بڑی پارٹیوں کے نمائندوں سے بات چیت کی گئی تھی یہ کہنا درست نہیں ہے کہ ایسی کوئی تجویز سرے سے موجود ہی نہیں تھی۔ انہوں نے کہا کہ مجھے امریکہ نے پہلے سے تیار شدہ کوئی ایجنڈا دیکر نہیں بھیجا۔ انہوں نے کہا کہ میرا صدارتی امیدوار بننے کا کوئی ارادہ نہیں نئی حکومت چاہے تو ہمارے سمجھوتوں کو ختم کرسکتی ہے۔

○ بلوچستان میں پیپلز پارٹی، جمہوری وطن پارٹی اور بی این ایم (مینگل) کے درمیان معاہدہ ہوگیا۔

○ امریکہ نے سربیا کو خبردار کیا ہے کہ وہ بوسنیا کے دارالحکومت سراجیوو پر حملے بند کر دے ورنہ سربوں کے ٹھکانوں پر فضائی حملے کئے جانے پر غور کیا جائے گا۔ سرب فوج کئی دن سے سراجیوو پر حملے کر رہی ہے۔

راجی ایئرلائنز کی کنفرم ٹکٹیں
اب ربوہ میں ہی دستیاب ہیں
اندرون ملک یا کراچی سے روانہ ہونے
والی کسی بھی انٹرنیشنل ایئرلائنز کے کنکشن کیلئے
راجی ایئرلائنز کی انتہائی ارزاں ٹکٹیں
اب ربوہ میں ہی دستیاب ہیں۔
اسکے علاوہ تمام ایئرلائنز کی انٹرنیشنل
بکنگ اور ارزاں ٹکٹوں کیلئے کامیاب ادارہ
احمد ٹریولز انٹرنیشنل بالمقابل ایوان محمود
الناصر مارکیٹ ربوہ
فون دفتر ۲۱۱۵۵۰ گھر ۲۱۱۴۴۰
فیصل آباد۔ فون دفتر 624747 گھر۔ 629797

ہاضمہ اور پیٹ کی تکالیف کا فوری علاج
DIGESTIN (TABLETS) ڈائی جسٹین
مستقل شفاء کیلئے ڈائی جسٹین کے ساتھ اونچی طاقتوں کے چار چار کیپسولز کی متعلقہ کیورز (CURES) کا استعمال بفضلہ تعالیٰ شاندار نتائج پیدا کرتا ہے مثلاً پیٹ درد، گیس، ہوا، قبض اور بواسیر والے مریض کو ڈائی جسٹین کے ساتھ ساتھ مندرجہ ذیل کیورز اکٹھی استعمال کرانے سے بفضلہ تعالیٰ جلد شفا ہوگی۔
FLATULENCE CURE 20/- گیس کیور
پیٹ درد کیور COLIC CURE 20/-
PILES CURE 20/- بواسیر کیور
قبض کیور CONSTIPATION CURE 20/-
لٹریچر ایک روپیہ کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر طلب کریں۔ پاکستان کے بڑے شہروں میں سٹاکسٹ موجود ہیں
کیورٹو میڈ ٹلسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی ربوہ
فون : ۷۷۱ ، ۶۰۶